درود و سلام سے چین و آرام



تصنیفِ مبارک

فیضِ ملت، شیخ القرآن، استاذ العلماء

حضرت علامہ **محمد فیض احمد اویسی** رضوی صاحب

مدظلہ العالی

— باہتمام —

صاحبزادہ عطاء الرسول اویسی رضوی

ناشر مکتبہ اویسیہ رضویہ سیرانی روڈ بہاولپور پاکستان

درود و سلام سے چین و آرام

از قلم...... شیخ القرآن فیض ملت

حضرت علامہ محمد فیض احمد صاحب اویسی مدظلہ

باہتمام...... صاحبزادہ عطاء الرسول اویسی

ناشر...... مکتبہ اویسیہ رضویہ بہاولپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدلله رب العلمين والصلوة كاملة والسلا م تام كما يحب و يرضى ربنا على سيد نا مولنا محمد رحمته للعالمين و خاتمه النبيين وعلى اله و اصحابه اجمعين فى كل مقام و حين

امابعد! فقیر قادری مدینے کا بھکاری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی غفرلہ نے اس مجموعہ میں درود و سلام کے ان فوائد کا ذکر کیا ہے جن اہل ایمان کو درود و سلام سے دارین میں سکون و قرار نصیب ہوتا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی دکھایا ہے کہ کن لوگوں کو درود شریف سے بے چینی و بے قراری ہوتی ہے۔ خوش قسمت ہے وہ امتی جو درود و سلام سے چین پاتا ہے۔ جو بدبخت درود و سلام سے بے چین ہو جاتا ہے اسے آج ہی اپنی بدقسمتی کا علاج کرنا چاہیے۔ ورنہ کل قیامت پچھتائے گا اور اس وقت کا پچھتاوا کام نہ آئے گا ....!

محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

بہاول پور۔ پاکستان

۱۸ ربیع النور ۱۴۱۸ھ

آیت و درود و سلام :۔

اللہ تعالیٰ کی ہر عبادت سبحان اللہ لیکن۔ درود و سلام ایک ایسی عبادت ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کو ساتھ ملا کر انسانوں کو اس ورد کا وجوبی حکم فرمایا ہے۔

چنانچہ قرآن پاک میں ہے "ان الله و ملائیکته یصلون علی النبی یا یها الذین آمنوا صلوا علیه و سلموا تسلیما (پ ۲۲ رکوع)

بیشک اللہ اور اُس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں۔ اس غیب بتانیوالے (نبی) پر اے ایمان والو۔ ان پر درود بھیجو۔

فائدہ :۔ اس سے ثابت ہوا کہ یہ وظیفہ ایک ایسا عالی مرتبہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خود کو بھی اس میں شامل فرمایا ہے۔

مسئلہ :۔ سید عالم ﷺ پر درود و سلام بھیجنا۔ واجب ہے ہر ایک مجلس میں آپ ﷺ کا ذکر کرنے والے پر بھی اور سننے والے پر بھی ایک مرتبہ اور اس سے زیادہ مستحب ہے یہی قول معتمد ہے۔ اور اس پر جمہور ہیں۔ اور نماز کے قعدہ اخیرہ میں بعد تشہد درود شریف پڑھنا سنت ہے اور آپ کے تابع کر کے آپ کی آل واصحاب و دیگر جملہ اہل ایمان پر درود بھیجنا۔

وجوہ :۔ علماء و صوفیہ نے حضور سرور عالم ﷺ پر درود منجانب اللہ بھیجنے کے کئی وجوہ بیان کئے ہیں چند ایک یہاں عرض کرتا ہوں۔

ا۔ صوفیہ کرام نے فرمایا چونکہ حضور نبی پاک ﷺ سب کے وسیلہ اعظم ہیں اسی لئے اللہ نے جملہ عالم کو ان پر درود بھیجنے کا حکم فرمایا کسی شاعر نے فرمایا ہے۔ چوں بود محمد ﷺ محتاج الیہ۔ زان سبب فرمود حق صلوا علیہ درود تعالیٰ حضور علیہ اسلام کی تکریم (اعزاز و تعظیم) ہے۔ علماء نے صلی علی محمد کے معنی یہ بیان کئے ہیں کہ یا رب محمد مصطفےٰ ﷺ کو عظمت عطاء فرما دنیا میں ان کا دین بلند اور ان کی دعوت غالب فرما کر اور ان کی شریعت کو بقا عنایت کر کے اور آخرت میں ان کی شفاعت قبول فرما کر اور ثواب زیادہ کر کے اور اولین، آخرین پر ان کی فضیلت کا اظہار فرما کر

اور انبیاومرسلین وملائکہ اور تمام خلق پر انکی شان کا ذکر کر کے۔
برکات :۔درود شریف کی بے شمار فضیلتیں ہیں حدیث شریف میں سید عالم ﷺ نے فرمایا؟ کہ جب دورد بھیجنے والا مجھ پر درود بھجتا ہے تو فرشتے اس کے لئے دعاء مغفرت کرتے ہیں۔ مسلم کی حدیث میں ہے جو مجھ پر ایک بار درود بھجتا ہے۔ اللہ تعالی اس پر دس بار بھجتا ہے ترمذی کی حدیث شریف میں ہے بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ درود نہ بھیجے" وآلہ واصحابہ ﷺ اصحابہ بارک وسلم
(تفسیر خزائن نعرفان۔ صدررالافاضل مراد آبادی رحمتہ اللہ علیہ)
نکات :۔اس آیت سے چند مسائل معلوم ہوئے۔
ا۔ درود شریف تمام احکام سے افضل ہے۔ کیونکہ اللہ تعالی نے کسی حکم میں اپنا اور فرشتوں کا ذکر نہ فرمایا۔ کہ ہم بھی یہ کرتے ہیں تم بھی کروسوادرود شریف کے۔
۲۔ تمام فرشتے بغیر تخصیص ہمیشہ حضور ﷺ پر درود بھیجتے ہیں
۳۔ حضور پر رحمت الہی کا نزول ہماری دعا (درود) پر موقوف نہیں۔ جب کچھ نہ ہنا تھا تب بھی رب تعالی حضور پر رحمتیں بھیج رہا تھا۔ ہمارا درود شریف پڑھنا (حضور کے صدقے) رب سے بھیک مانگنے کے لئے ہے۔
۴۔ حضور ہمیشہ "حیاۃ النبی" ہیں اور سب کا درود و سلام سنتے ہیں۔ اور جواب دیتے ہیں۔ کیونکہ جو جواب نہ دے سکے اسکو سلام کرنا منع ہے جیسے نمازی۔ سونے والا۔
۵۔ تمام مسلمانوں کو ہمیشہ ہر حال میں درود شریف پڑھنا چاہیے کیونکہ رب العزت اور فرشتے ہمیشہ ہی درود پڑھ رہے ہیں۔
۶۔ حضور ﷺ کا مرتبہ حضرت آدم علیہ اسلام سے زیادہ ہے کیونکہ آدم علیہ السلام کو صرف فرشتوں نے ایک دفعہ سجدہ کیا۔ مگر ہمارے حضور پر خود خدا تعالی اور ساری خدائی ہمیشہ درود بھیجتے ہیں۔
۷۔ ہر وہ درود جس میں صلوۃ و سلام ہو پڑھو۔ خواہ کوئی صیغہ اور کسی قسم کا درود ہو۔ کیونکہ "صلوا علیہ وسلموا تسلیما" مطلق ہے اور درود تاج و دلائل الخیرات وغیرہ (الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ) سب اس میں داخل ہیں (اور ان میں سے کسی

درود اور صیغہ کی ممانعت نہیں۔
۸۔ اللہ اور فرشتوں کے درود میں...... صرف صلوۃ کا ذکر ہوا۔ اور ہم کو صلوۃ و سلام کا حکم (اس لحاظ سے) درود شریف مکمل وہ ہے جس میں صلوۃ و سلام دونوں ہوں درود ابراہیمی میں سلام نہیں ہے کیونکہ "اسلام 'السلام علیک ایھا النبی میں ہو چکا اور ساری نماز ایک ہی مجلس کے حکم میں ہے۔ لہذا نماز سے باہر بھی درود ابراہیمی کے ساتھ سلام پڑھو یا وہ درود پڑھو جسمیں صلوۃ و سلام دونوں ہوں۔ حضور علیہ السلام نے جو درود کی تعلیم درود ابراہیمی میں فرمائی وہاں نماز کی حالت میں درود مراد ہے لیکن نماز سے باہر (بغیر سلام) غیر کامل کہ اس میں سلام نہیں۔ (نور العرفان)

فوائد:۔ بے شمار فوائد میں سے چند ملاحظہ ہیں۔

۱۔ بعض حفاظ حدیث سے روایت ہے کہ میں حدیث لکھتے وقت صلوۃ و سلام دونوں کی بجائے فقط درود لکھتا تھا۔ پس میں نبی ﷺ کی زیارت خواب میں مشرف ہوا تو آپ نے مجھے فرمایا...... !اما تتم الصلوۃ فی کتابک" یعنی تم حدیث لکھتے وقت درود مکمل کیا نہیں کرتے؟ پس اس کے بعد جب بھی میں نے کتابت کی صلوۃ سلام لکھ کر درود مکمل کیا (نسیم الریاض جلد ص ۳۱)

۲۔ تفسیر روح البیان میں ہے کہ ہر دعا بندے اور اللہ تعالی کے درمان حجاب رہتی ہے۔ جب درود شریف پڑھا جاتا ہے تو حجابات ہٹ جاتے ہیں اور دعاء مقام مقبولیت تک پہونچ جاتی ہے اور جب تک درود شریف نہ پڑھا جائے دعا قبول نہیں ہوتی ہے۔

فائدہ:۔ درود پڑھنے والے پر اللہ تعالی درود بھیجتا ہے' فرشتے درود بھیجتے ہیں۔ حضور ﷺ خود اس پر درود بھیجتے ہیں۔ درود اپنے پڑھنے والے خطاؤں کو مٹا دیتا جاتا ہے' اعمال کو پاکیزہ بناتا ہے اور درجات کو بلند کرتا ہے درود پڑھے والے کے نامہ اعمال میں ایک قیراط کے برابر ثواب لکھا جاتا ہے اور قیراط بھی جو احد پہاڑ کے برابر ہو۔ درود پڑھنے والے پر اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے قیامت کے دن وہ عرش کے سایہ تلے ہوگا۔ درود پڑھنے والا قیامت کے روز حضور اقدس ﷺ کے

بادہ وہ قریب ہوگا درود دلوں کو نفاق اور زنگ سے پاک کرتا ہے' خواب میں حضور ﷺ کی زیارت کا ذریعہ ہے اس سے ہزاروں حکایات شاہد ہیں یہاں صرف ایک حکایات عرض کرتا ہوں۔

حکایت۔

جعفر بن عبداللہ رحمہما اللہ تعالےٰ سے روایت ہے کہ میں نے محدث ابوزرعہ کو خواب میں دیکھا' ایسی حالت میں کہ وہ فرشتوں کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے' میں نے ان سے پوچھا یہ مرتبہ تم کو کس چیز سے ملا؟ انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے ہاتھ سے دس لاکھ احادیث لکھی ہیں۔ جب بھی نبی کریم ﷺ کا ذکر آیا تو میں ﷺ لکھا اور پڑھا۔

آداب درود سلام

درود و سلام پڑھنے کے وقت ادب کا خیال رکھنا ضروری ہے پاک جگہ پر بیٹھ کر' کھڑے ہو کر' چل پھر کا باوضو اور بے وضو پڑھ سکتے ہیں لیکن افضل ترین طریقہ یہ ہے کہ وضو کرے' ہو سکے تو خوشبو بھی لگائے اور قبلہ رو دو زانو بیٹھے اور نبی کریم ﷺ کی زیارت بیداری یا خواب میں نصیب ہو چکی ہو تو آپ کی صورت پاک کو حاضر کرے کہ حضور ﷺ سامنے موجود ہیں میں صلوٰۃ و سلام عرض کر رہا ہوں۔ نہایت تعظیم اور ہیبت و جلالت شان حضور ﷺ کے پیش نظر حیاء سے آنکھیں جھکائے رہے اور یہ یقین رکھے کہ نبی کریم ﷺ مجھے دیکھتے ہیں اور صلوٰۃ و سلام سنتے ہیں' جب ...... ان کا ذکر کرتا ہے کیونکہ حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کی صفات سے متصف ہیں۔

"واللہ جلیس من ذکرہ"

"اور جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا ہم مجلس ہو جاتا ہے"

نبی کریم ﷺ کی یہ صفت غایت درجہ کمال کو پہنچی ہوئی ہے اگر تو یہ نہ کر سکے تو حضور ﷺ کے روضہ کی زیارت کی ہو تو روضہ مبارکہ کا تصور دل میں جمالے کہ

روضہ پر حاضر ہوں اور حیاء وادب سے صلوۃ وسلام عرض کر رہا ہوں یہاں تک کہ حضور ﷺ کی روحانیت تیرے لئے جلوہ فگن ہو جائے۔

یہ بھی نہ ہو تو ہمیشہ صلوۃ وسلام پڑھتا رہ' یہ تصور قائم کرتے ہوئے کہ حضور ﷺ تیرا درود وسلام سنتے ہیں نہایت توجہ 'ادب' حضور' دل اور کامل حیاء سے پڑھتا رہ' خواہ تکلف سے استحضار کرے' عنقریب ہی تیری روح اس سے الفت پذیر ہو جائیگی اور حضور ﷺ تیرے لئے تشریف فرما ہونگے' آنکھوں سے تو آپ (ﷺ) کو دیکھے گا اور حضور ﷺ سے عرض معروض کریگا' حضور ﷺ تیری عرض سنیں گے اور تجھ سے بات چیت کریں گے اور تجھ سے خطاب کریں گے اور باطن تو صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے درجے تک کامیاب ہو جائے گا (جواہر البحار ۲۳۶ ج ۴)

انتباہ:۔ ہر امتی پر لازم ہے کہ درود شریف پڑھتے وقت ہمہ سو ہو کر حضور سرور عالم ﷺ کی طرف متوجہ ہو ایسا نہ ہو کہ درود شریف پڑھتے وقت غیروں کی طرف مشغول ہو ایسے ہی آپکے اسم گرامی لیتے وقت توجہ پر کنٹرول کرے ایسا درود جسم بے جان کی طرح ہوگا (جواہر البحار ص ۲۳۶ ج ۴)

فضائل درود شریف کی احادیث مبارکہ

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! جو لوگ کہیں بیٹھیں اور انہوں نے اس مجلس میں نہ اللہ کو یاد کیا اور نہ اپنے نبی پر درود بھیجا تو قیامت کے دن یہ ان کے لئے نقصان و حسرت کا باعث ہوگا۔ پھر اگر اللہ تعالی چاہے تو ان کو عذاب دے اور اگر چاہے تو بخش دے۔

۲۔ "عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال ان الدعاء موقوف بین السماء والارض لایصعد منہ شئ حتی تصلی علی نبلیک (ترمذی)

حضرت عمر بن الخاطب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا! دعا آسمان اور زمین کے درمیان ہی رکی رہتی ہے اوپر نہیں جاسکتی جب تک تمہارے نبی

علیہ السلام پر درود نہ پڑھا جائے۔ حضور ﷺ نے فرمایا! اللہ تعالیٰ نے دو فرشتے مقرر کیے ہیں۔ کوئی مومن جہاں کہیں مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے تو یہ دونوں فرشتے اس کے لئے غفر اللہ لک (اللہ اسے تیرے طفیل بخشے) پھر اللہ تعالیٰ ان دونوں فرشتوں کے جواب میں اپنے تمام ملائکہ سمیت "آمین" کہتا ہے۔ اگر کوئی انسان میرا نام سن کر درود پاک نہیں پڑھتا تو وہ دونوں فرشتے اسکے لئے لاغفر اللہ لک (اللہ اسے نہ بخشے) کہتے ہیں اس وقت بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ آمین کہتے ہیں (معارج النبوۃ ملا معین)

ملائکہ کی ڈیوٹی

فرمایا رحمت دو عالم نور مجسم ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ فرشتے مقرر ہیں جو ذکر کے حلقے تلاش کرتے رہتے ہیں۔ پس جب کسی حلقہ ذکر پر آتے ہیں تو ان لوگوں کو گھیر لیتے ہیں پھر اپنے میں سے فرشتوں کے ایک گروہ کو قاصد بنا کر آسمان کی طرف رب العزت جل شانہ' کے دربار میں بھیجتے ہیں' وہ فرشتے جا کر عرض کرتے ہیں یا اللہ! ہم تیرے بندوں میں سے کچھ ایسے بندوں کے پاس گئے تھے جو تیرے انعامات کی تعظیم کرتے ہیں' تیری کتاب پڑھتے ہیں اور تیرے نبی کریم ﷺ پر درود پاک بھیجتے ہیں اور تجھ سے اپنی آخرت کیلئے دعا کرتے ہیں اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے' انکو میری رحمت سے ڈھانپ دو فرشتے عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب کریم! ان میں فلاں شخص بڑا مجرم اور گنہگار ہے' وہ کسی اور کام کے لئے آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان کو میری رحمت سے ڈھانپ دو کہ یہ آپس میں مل بیٹھنے والے ایسے لوگ ہیں کہ ان کیپا بیٹھنے والا کوئی بھی بد نصیب نہیں رہتا۔

فائدہ:۔ اس سے سمجھ لیں کہ ملائکہ کرام کا اللہ تعالیٰ کے حضور میں اعمال و درود و سلام کا پہنچانا انکی ایک بندگانہ خدمت ایسے ہی حضور سرور عالم ﷺ کے حضور میں ملائکہ کرام کا درود شریف پہنچانا انکی خادمانہ اور غلامانہ خدمت ہے اس سے جن لوگوں نے یہ سمجھا ہے کہ ملائکہ کا درود پہونچانا اس لئے ہے کہ دور سے

حضور علیہ الصلوۃ والسلام کچھ نہیں سن سکتے۔ اگر انکا یہ استدلال صحیح ہے تو پھر یہی سوال اللہ تعالی کیلئے بھی ہوتا ہے کہ اللہ تعالی کے حضور میں بھی اعمال پیش کرتے (ماہو جوابکم فہو جوابنا)

اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ ملائکہ کرام کا اعمال و درود شریف پیش کرنا بطور اعزاز و اکرام آپکی خدمت کے لئے ملائکہ کرام مقرر ہیں اور خود بھی درود شریف سنتے ہیں وغیرہ وغیرہ......!

المطلق یجری علی اطلاقہ

اصول تفسیر کا ایک مسلم قاعدہ ہے کہ قرآنی آیت کا مطلق حکم مطلق رہتا ہے۔ اپنی طرف سے اسے مقید کرنا تحریف قران کا ارتکاب ہے یہی وجہ ہے جنہوں نے یہ قید لگائی کہ اذان سے قبل یا بعد درود شریف نہ پڑھا جائے وہ تحریف قرآن کے مرتکب ہوئے ہیں اس لئے کہ آیت "صلوا علیہ وسلموا" مطلق ہے اور وہ اس امر کی واضع دلیل ہے کہ ہر حال، ہر وقت ہر مقام میں نبی کریم ﷺ کے حضور میں صلوۃ و سلام عرض کرتے رہنا، برکات، درجات، ہر قسم کی مرادات، فیوضات، قرب الہی و قرب نبوی کے حصول کا باعث ہے۔

کوئی وقت، زمانہ اور حال ایسا نہیں ہے کہ جس میں صلوۃ و سلام عرض کرنے کی ممانعت ہو۔ حدیث شریف میں وضاحت ہے کہ جہاں تک ہو سکے مؤمن تمام اوقات وحالات میں درود و سلام کا وظیفہ بکثرت پڑھتا رہے۔

اوقات ومقام مکروہہ

ا۔ امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک تو درمیانی التحیات کے بعد بھی درود شریف پڑھے، باقی تینوں اماموں کے نزدیک نہ پڑھا جائے، اگر بھول کر پڑھ لے تو سجدہ سہو کرے۔

۲۔ امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک ذبح کے وقت اور چھینک آنے کے وقت

پڑھے اور امام اعظم ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں، نہ پڑھے۔
۳۔ تاجر سودا بیچتے وقت نہ پڑھے، تعجب، جماع، انسانی حاجت کے وقت اور نجس مقام پر نہ پڑھے (فائدہ یہ اجمالی بیان تھا ذیل میں تفصیل ملاحظہ ہو)

تفصیل اوقات صحیحہ

جن مقامات، مواطن، اوقات، حالات میں صلوۃ وسلام عرض کرنے کی تاکید یا وضاحت ہے، ان کی مختصر تفصیل مستند کتابوں کے حوالہ جات سے درج ذیل کی جا رہی ہے :۔

۱...... آخری قعدہ میں التحیات کے بعد پڑھے (س ۴)۔
۲...... نماز جنازہ میں دوسری تکبیر کے بعد۔ (ج ۲۵۲)
۳...... جمعہ کے دونوں خطبوں میں (ج ۲۵۶)
۴...... نماز عیدین میں۔ (ج) ۳۰۱)
۵...... خطبات عیدین میں۔ (ج ۲۵۶)
۶...... خطبہ استسقاء میں (ج ۲۵۶)
۷...... سورج اور چاند کے گہن کے وقت (ص ۱۷۴)
۹...... اذان کے بعد (ج ۲۵۸۔ س ۱۶۹، مسلم مع ذہنی ج اس ۱۴۳)
۱۰...... اذان کے بعد الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ (س ۱۷۲)
۱۱...... اقامت نماز کے وقت (س ۱۷۳)
۱۲...... مسجد میں داخلے ہونے کے وقت (ج ص ۲۲۶، س ص ۱۷۳)
۱۳...... مسجد سے باہر آنے کے وقت (س ۱۷۳)
۱۴...... جب مسجد میں سے گزرے (ج ۲۸۱۔ س ۱۶۱)
۱۵...... مساجد میں (س ۱۷۳)
۱۶...... وضو کرتے وقت (حرز ۹۶، س ۱۶۹)
۱۷...... وضو کے بعد (ج ص ۲۹۲) ۱۸
یتیم کرنے کے بعد۔

۱۹..... غسل جنابت کے بعد (س ۱۶۹)

۲۰..... عورت غسل حیض کے بعد (س ۱۶۹)

۲۱..... دعا کے اول (ج ۲۶۰)

۲۲..... دعا کے درمیان (ج ۲۶۰)

۲۳..... دعا کے بعد (ج ۲۶۰)

۲۴..... دعائے قنوت کے بعد امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک مستحب ہے (ج ۶۵۱۔ س ۱۷۳)

۲۵..... حاجی تلبیہ کے بعد پڑھے (ج ۲۶۳)

۲۶..... قیام عرفات میں (س ۱۷۶)

۲۷..... مسجد خیف میں (س ۱۷۶)

۲۸..... کوہ صفا پر (۲۶۳)

۲۹..... کوہ مردہ پر (ج ۲۶۳)

۳۰..... حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت (ج ۲۷۷۔ س ۱۹۴)

۳۱..... طواف وداع سے فارغ ہونے پر (س ۱۷۶)

۳۲..... مدینہ منورہ میں داخل ہونے کے وقت (س ۱۷۶)

۳۳..... زیارت روضہ رسول ﷺ کے وقت (س ۱۷۶)

۳۴..... آثار متبرکہ نبی کریم ﷺ کی زیارت کے وقت (س ۱۸۶)

۳۵..... مقام بدر اُحد وغیرہ دیکھنے کے وقت (س ۱۸۶)

۳۶..... جمعہ کی رات کثرت سے صلوٰۃ و سلام پڑھے۔ (س ۱۶۶)

۳۷..... جمعہ کے دن کثرت سے صلوٰۃ و سلام پڑھے۔ (ج ۲۷۹ س ۱۶۶)

۳۸..... جمعہ کے روز نماز عصر کے بعد اسی بار (س ۷۲)

۳۹..... صبح اور شام کے وقت (ج ۲۸۸۔ س ۱۶۸)

۴۰..... ہفتہ اور اتوار کے دن (حرز ص ۱۰۷)

۴۱..... پیر کی رات (س ۱۶۸)

رسالہ احسن الکلام

ہندو کی عجیب کہانی قدرت اللہ صاحب کی زبانی قدرت اللہ شہاب کی سیاسی کیفیت جیسی بھی ہوگی ہمیں اس سے بحث نہیں ہمیں انکے قلم سے انکی آپ بیتی کا ایک واقعہ بہت مرغوب لگا جسے ہم یہاں درج کر رہے ہیں ناظرین پڑھ کر اندازہ لگا سکتے ہیں کہ درود و سلام کس طرح اہل ایمان ان کے دلوں کا چین و فرحت ہے۔ اور ان سے بے دینوں کو کس طرح بے چینی اور بے قراری ہوتی ہے۔

قدرت اللہ شہاب کی اپنی لکھی ہوئی تحریر ملاحظہ ہو.........

میں چار بجے (درنیکلر کا) دوسرا پرچہ دینے چمکور صاحب سے) روپڑ کے لئے پیدل روانہ ہو گیا۔ شدید سردیوں کے دن تھے چاروں طرف بڑی گہری دھند چھائی ہوئی تھی ابھی کچھ دور ہی گیا تھا کہ نہر کی پٹڑی کے تین درمیان دو انگارہ سی آنکھیں مجھے گھورتی نظر آئیں میں نے کھانس کر اپنی لاٹھی زمین پر ماری' تو جنگلی بلا "میاؤں" کر کے جھاڑیوں میں بھاگ گیا۔ آگے گیا تو ایک ٹنڈ منڈ درخت پر بہت سے بندر اور چند لنگور شاخ بشاخ الٹی قلابازیاں کھا رہے تھے ایک لنگور بڑی عجیب بازی گری دکھا رہا تھا۔ درخت کی شاخ کے گرد وہ اپنی دم لپیٹ کر جھولے کی طرح جھولتا تھا۔ اور پھر فضا میں قلابازیاں کھاتا ہوا کسی دوسری شاخ کی طرف لپکتا تھا۔ لیکن دوسری شاخ کو چھوئے بغیر وہ اسی طرح ہوا میں قلابازی کھا کر واپس لوٹتا تھا دو تین بندر نہر کی پٹڑی پر بھی بیٹھے تھے اور جتے کا ٹھلتے کا بہانہ نیت تو میری پہلے سے ڈانواں ڈول ہو رہی تھی اب بندروں اور لنگوروں کو اپنی راہ میں حائل دیکھا تو دل نے بے اختیار گواہی دی کہ جان ہے تو جہان ہے پیارے امتحان کو گولی مارو اور آرام سے گھر واپس لوٹ چلو درنیکلر فائنل اگلے سال بھی ہو جائیگا میں اسی شش و پنج میں کھڑا تھا کہ سناٹے میں دور سے "ہری اوم ہری اوم" کی آواز لہرائی اور تاریکی میں ایک پتلا سا سایہ ابھرا' اور "ہری اوم" "رام رام۔ ست ہے" کی مالا جپتا تیز تیز میرے قریب سے گذر گیا یہ مسکودن پادھا تھا۔ مسکودن پادھا چمکور صاحب کے ہندوؤں کا پروہت تھا سکھ اور مسلمان بھی اس سے اپنے بچوں کی جنم پتریاں بنواتے تھے اذان کی آواز پر وہ خالی ٹین بجانا شروع کر دیتا تھا تاکہ بول سنائی نہ دیں درود شریف سن کر دونوں کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتا تھا جب کبھی وہ ہمارے محلے سے گزرتا تھا تو مسلمان بچے زور زور سے درود شریف پڑھ کر اس کے پیچھے ہو لیتے تھے یہ سن کر مسکودن پادھا کانوں میں انگلیاں دیئے اتنی تیزی سے بھاگنا شروع کر دیتا تھا کہ ہم لوگ بھی اسکے تعاقب میں بری طرح ہانپنے لگتے تھے۔ میرے قریب سے گزر کر مسکودن پادھا جب بندروں کے پاس پہنچا تو ان کا ایک جم غفیر اسکے گرد جمع

ہو گیا ہنومان جی کو نمسکار کر کے مسکودن نے ایک پوٹلی کھولی اور بہت سی پوریاں بندروں کے سامنے ڈال دیں پھر وہ نہر کے کنارے ایک پتھر کی سیل پر بیٹھ گیا اور پانی کی گڑویاں سر پر ڈال کر چھپا چھپ نہانے لگا ایک ساٹھ ستر برس کے دبلے پتلے منحنی سے برہمن کی شان مردانگی دیکھ کر میرے اسلام کی رگ حمیت بھی کسی قدر پھڑکی میں چھاتی نکال کر لاٹھی گھماتا بڑے آرام سے بندروں کے پاس سے نکل آیا جن کی توجہ بہر حال پوریوں پر مرکوز تھی اور مسکودن پادھا سے کچھ دور رک کر اس کی رام رام کے جواب میں زور زور سے درود شریف پڑھنے لگا مسکودن پادھا نے پہلے تو ایڑیاں اٹھا اٹھا کر آواز کی سمت کا کھوج لگایا اور پھر درود شریف کے الفاظ سن کر اس نے یک لخت دونوں کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں میں درود شریف بند کرتا تھا تو وہ کان کھول دیتا تھا اور جب دوبارہ پڑھنے لگتا تو پھر انگلیاں ٹھونس لیں۔ میں درود شریف بند کرتا تھا تو وہ کان کھول دیتا تھا اور جب دوبارہ پڑھنے لگتا تو پھر انگلیں ٹھونس لیتا جی تو بہت چاہا کہ ہری اوم ہری اوم اور درود شریف کی آنکھ مچولی کا یہ کھیل جاری رکھوں لیکن میری منزل کھوٹی ہوتی تھی اس لئے میں باآواز بلند درود شریف کا ورد کرتا آگے بڑھ گیا۔ درود شریف پڑھتے پڑھتے میری رگوں میں جمی ہوئی برف پگھلنے لگی پھر جسم پر ہلکی ہلکی حرارت کی ٹکور ہونے لگی اور اس کے بعد ایسا محسوس ہوا جیسے میں نے الیکٹرک بلینکٹ اوڑھا ہوا ہو تین سوا تین گھنٹے کے بعد جب میں امتحان کے ہال میں پہنچا تو خاصا پسینہ آیا ہوا تھا میں نے آرام سے پرچہ کیا' اور پھر ہال سے اٹھ کر درود شریف پڑھتا ہوا خراماں خراماں شام تک گھر پہنچ گیا

امتحان کے باقی آٹھ دن بھی میں اسی لائحہ عمل پر بڑی پابندی سے کاربند رہا جب نتیجہ نکلا تو ورنیکلر فائنل کا وظیفہ مجھے صرف دو برس کے لئے ملا لیکن درود شریف کا وظیفہ میرے نام تاحیات لگ گیا۔ یہ ایک ایسی نعمت مجھے نصیب ہوئی' جس کے سامنے کرم بخش کے سارے ''اچنبھے'' وظیفے' گرد تھے اس کے لئے نہ پرانی باؤلی کے پانی میں رات کو دو دوپہر ایک ٹانگ پر کھڑا ہونا پڑتا تھا نہ کنوئیں میں الٹا لٹک کر چلہ معکوس کھینچنے کی ضرورت تھی نہ گگا ماڑی میں ڈھول کی تال پر کئی کئی گھنٹے حال کھیلنے

کی حاجت تھی نہ مراقبے کی شدت تھی' نہ مجاہدے کی حدت تھی' نہ ترک حیوانات نہ ترک لذات' نہ تقلیل طعام و تقلیل منام' نہ تقلیل کلام' نہ تقلیل اختلاط مع الانام' نہ رجعت کا ڈر' نہ وساوس کی فکر' نہ خطرات کا خوف' یہ تو بس ایک تخت طاؤس تھا' جوان دیکھی۔ لہروں کے دوش پر سوار آگے ہی آگے' اوپر ہی اوپر رواں دواں رہتا تھا درود شریف نے میرے وجود کے سارے کے سارے افقوں کو قوس قزح کی لطیف رداؤں میں لپیٹ لیا گھپ اندھیروں میں مہین مہین سی شعاعیں رچ گئیں جنہیں نہ خوف وہراس کی آندھیاں بجھا سکتی تھیں نہ افکار وحوادث کے جھونکے ڈگمگا سکتے تھے تنہائی میں انجمن آرائی ہونے لگی بھری محفل میں حجروں کی خلوت سماگئی دل شاد' روح آباد' جسم یوں جیسے کشش ثقل سے بھی آزاد' سب سے بڑی بات یہ تھی کہ درود شریف کی برکت سے پردہ خیلا پر ایک ایسی بابرکت ذات کے ساتھ قربت کا احساس جاری وساری رہتا تھا جسکے پاؤں کی خاک اغواث اور اقطاب اور اوتاد وابدال کی آنکھ کا سرمہ جس کے قدموں میں دنیا کامران اور عقبیٰ بھی بامراد جس کے ذکر کے نور سے عرش بھی سربلند اور فرش بھی سرفراز جس کا ثانی نہ پہلے پیدا ہوا' نہ آگے کبھی ہوگا' اور جسکی آفرینش پر رب البدیع الخالق الباری المصور نے اپنی صناعی کی پوری شان تمام کردی...... بلغ العلی بکمالہ...... کشف الدجی بجمالہ

حسنت جمع خصالہ...... صلوا علیہ و آلہ

دو برس بعد میں نے میٹریکولیشن کا امتحان بھی بالکل اسی طرح روپڑ اور چمکور صاحب کے درمیان روزانہ پا پیادہ آتے جاتے اور درود شریف کا ورد کرتے کرتے پاس کرلیا ...... دونوں امتحانوں کے سنٹر گیارہ میل دور روپڑ شہر میں تھے میں ہر صبح گیارہ میل پیدل چل کر پرچہ دینے جاتا تھا اور شام کو اسی طرح پا پیادہ گھر واپس لوٹ آتا تھا حسن اتفاق سے ہر روز بائیس میل پیدل سفر کاٹنے کا جو نسخہ میرے ہاتھ آیا اس نے میری زندگی کی کایا پلٹ کے رکھ دی وہ نسخہ یہ تھا کہ سارا راستہ کبھی زور زور سے پکار کر اور کبھی خاموشی سے آہستہ آہستہ درود شریف کا ورد کرتا رہتا تھا در اصل یہ ورد میں نے ایک ہندو برہمن کو ستانے کے لئے مذاق ہی مذاق میں شروع کیا تھا لیکن رفتہ

رفتہ درود شریف کی برکت نے میرے ہوش و حواس اور میرے تن بدن کو ایک ردائے نوری سے ڈھانپ لیا اس کے بعد عمر بھر کے لئے ہر روز ایک مقررہ وقت تک درود شریف پابندی سے پڑھنا میری عادت ثانیہ بن گئی آٹھویں جماعت والے فرینکولر فائنل کے امتحان کے دوران جب میں نے منہ اندھیرے نہر سرہند کے کنارے مذاق ہی مذاق میں یہ ورد شروع کیا تھا تو چند روز بعد ایک عجیب خواب نظر آیا خواب میں تاحد نگاہ ایک وسیع و عریض صحرا پھیلا ہوا تھا میں اس میں کسی جانب تیز رفتاری سے بھاگتا ہوا چلا جا رہا تھا صحرا کی ریت اتنی گہری تھی کہ میری ٹانگیں گھٹنوں گھٹنوں تک اس میں دھنس دھنس جاتی تھیں سانس پھول کر جب مزید بھاگنا محال ہو گا تو میں گھٹنوں کے بل گھسٹتا گھسٹتا آگے بڑھتا گیا کچھ عرصہ کے بعد جب گھٹنے بھی جواب دے گئے تو میں منہ کے بل ریت پر لیٹ گیا اور اپنی ٹھوڑی اور پنجے ریت میں گاڑ گاڑ کر پیٹ کے بل آگے کی جانب رینگنے لگا اس شدید مشقت سے میرا سانس بری طرح پھول گیا تھا میرے گھٹنے' پیٹ اور ہاتھ شل ہو گئے تھے اور میرے سینے میں درد کی شدید ٹیسیں اٹھ رہی تھیں اسی طرح رینگتے رینگتے اچانک ایک جانماز نما چٹائی کا ایک کونہ میرے ہاتھ میں آگیا وہ چٹائی ایک کھجور کے درخت کے نیچے بچھی تھی اور حضور رسول کریم ﷺ اس پر دوزانو تشریف فرما تھے حضور ﷺ نے ایک ہلکی سی مسکراہٹ کیساتھ میری جانب دیکھا اور عین اس وقت میری آنکھ کھل گئی۔ یہ خواب دیکھ کر میں کچھ دیر اپنے بستر پر گم سم بیٹھا رہا پھر مجھے بے اختیار رونا آگیا' رونے کی آواز سن کر ماں بھی جاگ اٹھیں وہ میری چارپائی پر آکر بیٹھ گئیں اور پیار سے بولیں۔ کیوں بیٹا کوئی خواب دیکھا ہے۔؟ ہاں اماں جی ایک عجیب خواب دیکھا ہے۔ ماں جی نے سونگھنے کے انداز میں چند لمبے لمبے سانس لئے اور بگڑ کر بولیں۔ کتنی بار کہا ہے کہ رات کو خوشبودار تیل نہ لگایا کرو۔ اب اگر ڈر نہ لگے تو اور کیا ہو؟ لیکن تم بات مانتے ہی نہیں" میں نے انہیں یقین دلایا کہ میں نے کوئی خوشبو والا تیل استعمال نہیں کیا؟ اور جلدی جلدی انہیں اپنا خواب من و عن سنا ڈالا۔ سنتے ہی انہوں نے مجھے گلے لگالیا اور خود بھی بے اختیار رونے لگیں ہم دونوں یونہی

چپ چپ بیٹھے روتے رہے معلوم نہیں یہ خوشی کے آنسو تھے' یا شکرانے کے آنسو تھے' یا ظرف سے زیادہ نعمت عطاء ہونے پر چھلک جانے کے آنسو تھے...... ساری کائنات میں ایک اور صرف ایک ایسا عمل ہے جو اللہ تعالی فرشتوں اور انسان کے درمیان یکساں طور پر مشترک ہے قرآن کریم کے پارہ ۲۲ میں سورہ الاحزاب کی آیت نمبر ۵۶ کے الفاظ میں وہ عمل یہ ہے۔ "بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود اور خوب سلام بھیجا کرو" یوں تو اللہ تعالی نے قرآن پاک میں بہت سے احکامات نازل فرمائے ہیں جن کا بجالانا ہر اہل ایمان کا فرض ہے بہت سے انبیاء کرام کی توصیفیں بھی کی ہیں اور انکے بہت سے اعزاز و اکرام بھی بیان فرمائے ہیں لیکن کسی حکم یا کسی اعزاز و اکرام میں یہ نہیں فرمایا کہ میں بھی یہ کام کرتا ہوں 'تم بھی کرو۔ یہ اعزاز صرف ہمارے سول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے کہ اللہ تعالی نے درود کی نسبت اولا اپنی طرف اور پھر اپنے فرشتوں کی طرف کر کے مسلمانوں کو خطاب کیا کہ اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اے مومنو! تم بھی درود بھیجو یہی ایک واحد امر ہے کہ جس میں اللہ تعالی نے صرف حکم دے کر اس کی تعمیل کا مطالبہ نہیں کیا بلکہ خود اپنے ایک عمل کی مثال دیکر اس کی تقلید کی فرمائش کی ہے ایک عبد کی فضیلت کا اس سے بڑھ کر کوئی اور درجہ تصور میں بھی لانا محال ہے۔ درود شریف میں صاحب درود کا اعزاز تو ہے ہی لیکن اس میں درود پڑھنے والے کی سعادت اور اکرام بھی ہے' سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ درود شریف پڑھ کر ہم ان احسانات عظیم کا تھوڑا سا حق ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جو اس محسن اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنی امت کے ہر فرد و بشر پر ہیں دوسرے یہ کہ درود شریف پڑھنے والے کو اپنی استعداد اور خلوص کے مطابق صاحب درود صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ کا شرف ضرور حاصل ہوتا ہے خاص طور پر ان اوصاف کی توجہ کا جنہیں قران شریف میں روف رحیم اور رحمتہ للعالمین کے خطاب سے نوازا گیا ہے اگرچہ ہزاروں افراد ہزاروں مختلف مقامات پر ایک ہی وقت درود شریف پڑھ رہے ہوں' ان سب پر فردا فردا ایک آن صاحب درود کی توجہ کا منعکس

ہونا نہ کوئی عجیب بات ہے اور نہ کوئی مشکل امر ہے چراغ اگر چھوٹا ہو تو اس کی روشنی پھیلانے کے لئے اسے ایک کمرے سے اٹھا کر دوسرے کمرے میں پہنچانے کی ضرورت ہوتی ہے لیکن سورج کی شعاعیں ہر جگہ بیک اوقات یکساں طور پر با آسانی پہنچتی رہتی ہیں۔ شرط صرف اتنی ہے کہ رخ سورج کی جانب ہو ماڈرن اصطلاح میں ساری بات Frequency کی ہے یعنی برقی لہروں کے ارتعاش کا معاملہ ہے اگر انسان صحیح Wave Length (لاسکی کی شعاعوں کے طول) کیساتھ Tune-in ہم آہنگ ہو جائے تو کسی کا دل تار گھر میں استعمال ہونے والی Moresе-k بن جاتا ہے کسی کا دل بڑی طاقت والا شارٹ ویو ریڈیو سیٹ بن جاتا ہے، کسی کا دل ٹیلی ویژن اور کسی کا رنگین ٹیلی ویژن بن جاتا ہے۔ Wave Length کی ہم آہنگی اعمال اور اطاعت سے ہوتی ہے اور ٹرانسمٹر کے ساتھ صحیح مرکز کا کنکشن صرف درود شریف کے ذریعہ قائم ہوتا ہے

کیسے ہندو :-

درود شریف کی برکت' مولوی واحد بخش ساکن لال کمال نے کہا کہ کلمہ درود شریف پڑھنے والے مسلمان پر آگ اثر نہیں کرتی انہوں نے کئی دہائیاں پہلے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ بستی لال کمال میں اودھے نام کا ایک ہندو تھا جو باقاعدگی کے ساتھ مسلمانوں سے بڑے اہتمام کے ساتھ درود شریف پڑھواتا تھا اودھے کی وفات کے بعد جب اس کی نعش مرگھٹ پر جلانے کیلئے لے جائی گئی تو لاکھ کوششوں کے باوجود آگ نے نعش پر اثر نہ کیا چنانچہ اس کی نعش کو دریائے ستلج میں بہا دیا گیا۔
(نوائے وقت ملتان ۴ اگست ۸۹ یکم محرم بروز جمعہ)

فائدہ :- جب ایک ہندو کو درود و سلام دنیوی آگ سے بچا سکتا ہے تو اس مرد مؤمن کا کیا حال ہوگا جو کلمۂ اسلام کا دامن تھام کر درود و سلام کا ہدیہ و تحفہ پیش کرتا ہے۔

حکایت:۔

ابو سلیمان حرانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے ایک دفعہ سید العالمین ﷺ کی خواب میں زیارت کی، سرکار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ابو سلیمان جب تو حدیث میں میرا نام لیتا ہے اور اس پر درود پڑھتا ہے تو پھر وسلم کیوں نہیں کہا کرتا یہ چار حرف ہیں اور ہر حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں تو تو چالیس نیکیاں چھوڑ دیتا ہے (قول بدیع)

حکایت:۔

حضرت ابراہیم نسفی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے سید الانبیاء ﷺ کی خواب میں زیارت کی تو میں نے آپ کو اپنے منقبض پایا تو میں نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر حضور پرنور ﷺ کے دست اقدس کو بوسہ دیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں حدیث پاک کے خدمت گاروں میں ہوں۔ اہل سنت سے ہوں مسافر ہوں۔ سرکار نے تبسم فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ جب تو مجھ پر درود بھیجتا ہے تو سلام کیوں نہیں بھیجتا اس کے بعد میرا معمول بن گیا کہ میں ﷺ لکھنے لگا (قول بدیع)

صلعم وغیرہ لکھنے کی وبا:۔

سالم درود نہ لکھنے پر وعیدین وارد ہیں لیکن آج کل بہت جلد بازوں میں یہ جہالت رائج ہے کہ کوئی نام پاک حضور اقدس ﷺ کے ساتھ بجائے ﷺ کے صلعم لکھتا ہے کوئی عم کوئی ؐ اسی طرح صحابہ کرام کینا موں پر بجائے رضی اللہ تعالی عنہم کے ؓ لکھتے ہیں یہ سب بے ہودہ مکروہ اور سخت ناپسند و موجب محرومی شدید ہیں اس سے بہت سخت احتراز چاہیے اگر تحریر میں ہزار جگہ پر نام پاک حضور اقدس ﷺ آئے تو ہر جگہ پر پورا ﷺ لکھنا چاہیے۔ ہر گز ہر گز کہیں صلعم وغیرہ نہ لکھا جائے۔ علمائے ملت نے اس سے سخت ممانعت فرمائی ہے یہاں تک کہ بعض کتابوں میں تو بہت اشد حکم لکھ دیا ہے۔ علامہ طحطاوی حاشیہ در مختار میں فرماتے ہیں:۔

ویکرہ الرمز بالصلوۃ والترضی باالکتابۃ بل یکتب ذالک کلہ بکمالہ وفی بعض المواضع من التتار خانیۃ من کتب علیہ السلام بالھمزۃ والمیم یکفر لانہ تخفیف وتخفیف الانبیاء کفر بلا شک	صلوۃ وترضی کو رمز واشارہ سے لکھنا مکروہ وناپسند ہے بلکہ پورا ﷺ لکھا جائے اور تتار خانیہ کے بعض مقام میں ہے کہ جو شخص علیہ السلام کو ہمزہ اور میم سے لکھے گا اس کی تکفیر کی جائے گی کیونکہ یہ تخفیف ہے اور انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی تخفیف بلاشبہ کفر ہے (مگر اس صورت میں ہے جب کہ تخفیف (اہانت کا قصد وارادہ ہو ورنہ نہیں)

ذہنی بیمار :-

نبی کریم آخر الزماں محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ ﷺ کے نام مبارک کیساتھ ﷺ کی بجائے صلعمؐ وغیرہ لکھ دینا ذہنی تساہل ہے اور یہ ذہنی تساہل بدعت ہے۔ اس بدعت کا شکار نہ صرف عوام الناس ہیں بلکہ اہل علم بھی اس مسئلہ کو جانتے پہنچاتے ہوئے بھی اس غلطی عظیم کا ارتکاب کر کے رحمت وبرکت سے محروم ہو جاتے ہیں مفسرین اور ائمہ دین نے اس کو مکروہ قرار دیا بلکہ محروم القسمۃ لکھا۔

ازالۂ وہم :-

بعض لوگ اسے تخفیف کے کھاتے میں ڈال کر جہاں دوسرے امور میں تخفیف کرتے ہیں درود شریف میں بھی کیا انہیں معلوم نہیں کہ یہ تخفیف موجب عذاب ہے یاد رہے کہ تخفیف دیناوی امور میں ہوتی ہے دینی معاملات میں نہیں ایک اور غلطی جو ہم لفظ محمد کی انگریزی لکھتے وقت کرتے ہیں کہ محمد کے مکمل سپیلنگ لکھنے

کی بجائے صرف Mohd یا Muhd لکھتے ہیں یہ بھی سخت مکروہ ہے۔

انگریز کا چکر:۔

انگریز نے ہمارے لوگوں کو ایسا چکر دیا کہ انکو جدت کا ایسا سبق پڑھایا کہ بڑے سمجھدار قسم کے بھی چکر میں ورنہ سیدھی بات ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے نام اقدس کے بعد درود لکھنا ایک سعادت ہے۔ اور وہ سعادت درود لکھنے میں ہے نہ کہ بدعت لکھنے میں ہے اور ظاہر ہے کہ صلعم وغیرہ بدعت ہے۔

مزید تفصیل فقیر کے رسالہ " کراہت صلعم "میں۔

تتمہ:۔

درود شریف ایک ایسا وظیفہ ہے کہ اس پر کسی قسم کا اعتراض نہیں لیکن جنکے دلوں میں مرض ہے وہ کسی نہ کسی بہانے اعتراض کر ہی دیتے ہیں ان بیمار ان کے درود شریف پر بے شمار اعتراضات میں ایک یہ ہے کہ مانا کہ اذان سے پہلے یا بعد کو درود شریف پڑھنا مباح ہے لیکن زور زور سے نہیں پڑھنا چاہیے فقیر یہاں اس اعتراض کے جواب کے علاوہ اذان سے قبل درود و سلام کے حوالہ جات عرض کرتا ہے'

سوال مذکور کا جواب:۔

عليك يا رسول الله قلت حيلتي امت وسيلتي ادركني ياسيدي يا رسول الله ﷺ حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی مومن مدنی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم نے استغاثہ شروع کیا ابھی تین دن گزرے تو سلطان کا گورنر کو حکم ملا کی شیخ یوسف نبھائی کو باعزت رہا کیا جائے۔

چنانچہ الالات ابو اصحہ میں خود لکھتے ہیں کہ جب حکومت پر واضح ہوا کہ پورے خلوص سے دین کی خدمت اور رسول اللہ ﷺ سے دفاع کر رہا ہوں۔ تو میری رہائی کا حکم صادر کیا گیا۔ اور گرفتار کرنیوالوں نے معذرت کی (ﷺ) (رسالہ "محمد نور")

شہد کی مکھی :-

شہد کی مکھی حضور سرور عالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کبھی لباس پر قربان ہوتی۔ کبھی گیسوئے عنبرین کی بلائیں لیتی۔ کبھی جسم منور پر تصدق ہوتی اور کبھی پائے اقدس کو چوما کر اپنے ذوق کا سامان مہیا کرتی۔ اسی اثناء میں حضور سرور عالم ﷺ اس سے مخاطب ہوئے۔

اے مکھی! تو یہ تو بتا! شہد کس طرح تیار کرتی ہے؟ اس نے عرض کی۔ یارسول اللہ ﷺ ہم چنبیلی، موتیا، گیندا، گلاب، نرگس اور رنگارنگ پھولوں کا رس چوس کر جب اپنے چھتے کی طرف آتی ہیں تو اس رس کو وہاں اگل دیتی ہیں وہ شہد بن جاتا ہے۔

اس پر آپ نے فرمایا۔ پھولوں کا رس تو کڑوا یا پھیکا اور بے ذائقہ ہوتا ہے جبکہ شہد میٹھا؟ تو یہ بتا اس کڑوے اور بے ذائقہ رس میں شیرنی کہاں سے آجاتی ہے تو اس نے عرض کیا۔

گفت چو خوانم بر احمد درود

می شود شیرین و تلخی را ربود

یارسول اللہ ﷺ، ہمارے منہ یا پیٹ میں تو شیرینی و میٹھا نہیں بلکہ جب ہم گلشن سے پھولوں کا رس چوس کر اڑتی ہوئی اپنے گھر کی طرف آتی ہیں تو آپ پر درود و سلام پڑھتی ہوئی آتی ہیں۔ جس کی برکت سے شہد، شیرین و خوش ذائقہ بن جاتا ہے قرآن فرماتا ہے۔ فیہ شفاء و رحمتہ۔ ممکن ہے شہد کی مکھی کی یہی ادا بارگاہ رب العالمین میں پسند آئی ہو۔ اور سورہ النحل کو قرآن پاک میں نازل فرما کر اسے زندہ و جاوید بنایا گیا ہو۔ سبحان اللہ کیا تعجب ہمارے بد اعمال، درود و سلام پڑھنے کے باعث اچھے ہو جائیں، نیز منکر وسیلہ کو شہد کے استعمال پر بھی حرمت کا فتویٰ لگا دینا چاہیے کیونکہ یہ بھی درود شریف کے وسیلہ جلیلہ سے ہی شیریں و میٹھا بنتا ہے۔ صلی

اللہ علی حبیبہ محمد و آلہ اصحابہ وبارک وسلم۔

نبہانی :-

ایک دفعہ سلطان عبدالحمید نے مدینہ منورہ کے گورنر کو علامہ کی گرفتاری کا حکم دیا۔ گورنر بصری پاشا علامہ کا انتہائی معتقد تھا وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلطانی حکم نامہ پیش کیا۔ علامہ یوسف نبہانی ملاحظہ فرماتے ہی گویا ہوئے "سمعت و قرات "وطعت۔ میں نے سنا' پڑھا اور اطاعت کی۔ گورنر بصری پاشا عرض کرنے لگا حضرت! گرفتاری تو ایک بہانہ ہے گورنر ہاؤس تشریف لائیے آپ میرے ہاں بحیثیت مہمان ہونگے اس بہانے مجھے میزبانی کا شرف حاصل ہوجائیگا اور جو علماء و مشائخ آپ سے ملاقات کے لئے آئیں گے وہ بھی میرے مہمان ہونگے۔ آپ کے عقیدت مندوں پر گورنر ہاؤس کے دروازے ہر وقت کھلے رہیں گے آپ کا گورنر ہاؤس میں قیام قید نہیں محض سلطان کے حکم کی تعمیل کے لئے ایک حیلہ ہے۔ حضرت علامہ نبہانی عالم اسلام کی ممتاز شخصیت تھے ہم عصر علماء و مشائخ کے ان کے ساتھ گہرے مراسم تھے ان کی گرفتاری کی خبر جنگل کی آگ کی طرح بڑی تیزی سے عالم اسلام میں پھیل گئی خاص و عام سراپا احتجاج بن گئے۔ مگر علامہ صاحب بالکل مطمئن تھے۔ گھبراہٹ اور پریشانی کا نام تک نہیں تھا۔ تاہم علماء زعماء ملت نے ملاقات کے دوران علامہ سے کہا اگر آپ اجازت دیں تو ہم آپ کی رہائی کے لئے سلطان سے اپیل کریں علامہ نے فرمایا اگر آپ کو اپیل کرنا منظور ہے تو سلطان کونین ﷺ کی بارگاہ اقدس میں صلوۃ و اسلام کیساتھ یوں استغاثہ کی صورت میں کریں۔

صلی اللہ علی النبی الامی ﷺ صلوۃ وسلاما

روح البیان میں ہے کہ در آثار آمدہ کہ برداریدآواز خود ر اور اورے

صلوات کہ رفع الصوت بوقت اداۓ درود صیقلیست کہ خبار شقاق وزنگار نفاق یاار کرآیا۔ قلوب می زداید۔ اس سے خود سمجھ لیں کہ اذان سے پہلے یا بعد کو زور سے درود پڑھنے والے حق بجانب ہیں ورنہ آہستہ درود شریف پڑھنا اذان کے بعد ہر موذن اور سامع کو حکم ہے اور صحابہ کرام حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہم پڑھا کرتے اب ہم پر اعتراض کرنے والے سوچیں کہ تم روک کر منافقین کے کھاتے میں تو نہیں شامل ہورہے ورنہ صدیوں پہلے یہ مسئلہ طے ہوگیا۔ چنانچہ علامہ ابن حجر رحمتہ اللہ علیہ جو کہ ملا علی قاری شارح مشکوۃ کے استاذ ہیں سے اذان کے متعلق چند سوال ہوۓ موصوف نے اپنے فتاوی کبری میں انکے جوابات لکھے ان سوالات میں سے تین سوال یہ بھی تھے کہ۔

ا...... نبی علیہ السلام پر اذان سے قبل درود شریف جیسا کہ بعد الاذان مسنون ہے

۲...... یہ کہ اذان ختم ہونے کے بعد صلوۃ علی النبی ﷺ سے پہلے محمد رسول اللہ کہنا مسنون ہے یا نہیں؟

۳...... یہ کہ اذان کے فوراً بعد محمد رسول اللہ کہنے اور قبل الاذان صلوۃ علی النبی سے روکا جاۓ گا یا نہیں؟

علامہ موصوف نے تمہید جواب کے طور پر فرمایا:۔

اماالصلوۃ والسلام علی النبی ﷺ بعد الاذان والاقامة فانهما مندوبان !یعنی اذان اور اقامت کے بعد نبی کریم ﷺ پر صلوۃ وسلام پڑھنا مستحب ہے۔اس کے بعد فرمایا:۔

ولم نری فی شیٔ منها التعرض للصلوة علیه ﷺ قبل الاذان والا الی محمد رسول اللّٰه بعد ه ولم نری ایضاً فی کلام ائمتنا تعرضالذلك ایضاً فحینید کل واحد من هزین لیس بسنة فی محله

المذکور فیه فمن اتی یواحد منهافی ذلك معتقد اسنتیه فی ذالك المخل لمخصوص نهی عنه ومنع نهی منه لانه تشریع بغیردلیل و من شرع بلا دلیل یذدجرعن ذالك و ینهی عنه ۔

یعنی اذان کے بعد حضور علیہ پر درود و سلام کا امر حدیث میں صراحۃ وارد ہے اور قبل اذان ہم نے یہ حکم کسی حدیث میں نہیں دیکھا اور اذان کے بعد محمد رسول اللہ کہنے کا حکم بھی ہم نے کسی حدیث میں نہیں پایا لہذا ان میں سے کوئی بھی اپنے محل مذکور میں نہیں جو شخص ان دونوں میں سے کسی ایک کام کو بھی اس کے محل مخصوص میں اسکے سنت ہونے کا معتقد ہو کر کرے گا اسے روکا جائے گا۔

فائدہ :۔ اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ صلوۃ و سلام قبل الاذان اور لفظ محمد رسول اللہ بعد الاذان مطلقا منہی عنہ نہیں نہی اس وقت کی جائے گی جب ان کے محل مخصوص میں ان کی سنیت کا اعتقاد کر کے یہ کام کرے یعنی اس کا یہ اعتقاد ہو کہ صلوۃ و سلام قبل الاذان سنت ہے اور اگر اس محل کی خصوصیت کے ساتھ اس کی سنیت کا معتقد نہ ہو بلکہ آیت کریمہ صلوا علیہ وسلموا تسلیماء کے مطابق وہ مطلقا صلوۃ و سلام علی النبی علیہ کو مطلوب "عند الشرع" اعتقاد کر کے اذان سے پہلے صلوۃ و سلام پڑھتا ہے تو وہ یقیناً صلوۃ و سلام کے اجر و ثواب کا مستحق ہو گا اور اس کا یہ صلوۃ و سلام ممنوع نہ ہو گا اور اسے اس صلوۃ و سلام سے ہر گز روکا نہ جائیگا کیونکہ نہی زور زجر کی علت تشریع بلا دلیل ہے اور یہ تشریع بلا دلیل اسی وقت پائی جائے گی جب کہ وہ اس کے محل مذکور کی خصوصیت کے ساتھ مقید کر کے اسکے سنت ہونے کا اعتقاد رکھے (مزید تفصیل فقیر کی کتاب "رجم الشیطان عند الصلوۃ واسلام عند الاذان" میں ہے۔

الصلوة والسلام علیك یا رسول الله کا ثبوت:

اس موضوع پر فقیر کا ایک مستقل رسالہ ہے جو "اذان کے وقت درود و سلام" کیساتھ شائع ہوا۔ ہمارے درود میں بعض بد قسمت اس درود شریف کو جعلی درود کہتے ہیں حالانکہ انکے اکابر مانتے ہیں کہ یہ بھی درود شریف ہے۔ اور یہ بھی مخالفین کی عادت ہے کہ قران پاک' احادیث کی تاویلیں کر کے اپنی منواتے ہیں فقیر کا تجربہ ہے کہ اگر انہیں ان کے اکابر کی عبارات دکھائی جائیں تو پھر بھی مانتے نہیں لیکن حوصلے پست ہو جاتے ہیں ان کے اکابر کی عبارات یہ ہیں۔

١...... حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ کے ص ۱۲۴ پر فرماتے ہیں :۔

وبعدہ' فریضہ نماز بگزار دو چوں سلام وہدیہ اور ادفتحیہ خواندن مشغول شود کہ از تبرکات انفاس ہزار و چہار صدوالی کامل جمع شد است و فتح ہر یک ازاں کلمہ بودہ است ہر کہ از سر حضور ملازمت نماید برکت و صفائی آں مشاہدہ خواہد نمود وازولایت ہزار و چہار صد ولی نصیب یابد۔

ترجمہ :۔ یعنی پھر صبح کے فرض پڑھے جب سلام پھیرے اور اد فتحیہ پڑھنے میں مشغول ہو جائے کہ وہ ایک ہزار چار سو ولی کامل کے متبرک کلام سے جمع ہوا ہے اور فتح ہر ایک ولی کی اس کے ایک ایک کلمہ سے ہوئی ہے جو حضوری کیساتھ اسکا پڑھنا اپنے اوپر لازم کرے اس کی برکت و صفائی کا مشاہدہ کریگا اور چودہ سو ولی کامل کی ولایت سے حصہ پائے گا اور فیضیاب ہو گا۔

اور اسی کتاب میں شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ اور اد فتحیہ وہ وظائف کا مجموعہ ہے کہ جب حضرت سید علی امیر کبیر ہمدانی رحمتہ اللہ علیہ بیت المقدس کی زیارت کو گئے تو وہاں ان کو حضور سید عالم ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی اور حضور اکرم ﷺ نے ان کو اوراد فتحیہ پڑھنے کیلئے ارشاد فرمایا :۔

شاہ صاحب کے ارشاد سے دو باتیں ثابت ہوئیں۔
ا...... جو شخص ہر روز اوراد فتحیہ کا پڑھنا اپنے اوپر لازم کرلے وہ چودہ سو ولی کامل کی ولایت سے حصہ پائے گا اور اس کی برکتوں کا مشاہدہ کریگا۔
۲...... حضور سید عالم ﷺ نے حضرت سید علی امیر کبیر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو اس اوراد فتحیہ کے پڑھنے کے لئے ارشاد فرمایا۔ اس اوراد فتحیہ میں یہ درود شریف بھی ہے

الصلوۃوسلام علیک یارسول الله	الصلوۃ والسلام علیک یا رسول الله
الصلوۃ والسلام علیک یا رحمة للعلمین	الصلوۃوالسلام علیک یا شفیع المذبین
الصلوۃ والسلام علیک یاسید المرسلین	الصلوۃوالسلام علیک یا امام المتقین

(فائدہ) غور فرمائے اگر اس درود شریف کا پڑھنا شرک ہوتا تو کیا حضور سید عالم ﷺ نے حضرت سید علی امیر کبیر ہمدانی کو شرک کرنے کا حکم دیا تھا؟ اور کیا شاہ ولی اللہ صاحب شرک کرنے کی تعلیم دے رہے ہیں جو فرماتے ہیں کہ اس کے پڑھنے والے کو چودہ سو اولیاء اللہ کی ولایت سے حصہ ملے گا۔
کیا حضور سرور عالم ﷺ اور شاہ ولی اللہ صاحب کو شرک کا علم نہیں تھا جو پڑھنے کا حکم دے رہیں ہیں یا آج کل کے یہ لوگ ان سے زیادہ علم رکھتے ہیں۔

پیر چہ میگوید

حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی مولوی اشرف علی تھانوی اور مولوی محمد قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند اور مولوی رشید احمد گنگوہی وغیرہ دیوبندی مولویوں کے پیر و مرشد ہیں اور جن کے متعلق مولوی اشرف علی تھانوی نے امداد المشتاق میں لکھا ہے کہ وہ اس زمانہ میں اللہ کی حجت ہیں' وہ حاجی صاحب اپنی کتاب ضیاء القلوب کے ص ۸۳ پر فرماتے ہیں کہ جسکو حضور ﷺ کی زیارت مبارک کا شوق ہو وہ بعد

نماز عشاء باطہارت کامل و جامہ نو واستعمال خوشبو باادب تمام روبسوئے مدینہ منورہ بشیند و ملتجی از خباب قدس حقیقت محمدی برائے حصول زیارت جمال مبارک ﷺ دل را از جمیع خطرات خالی کردہ صورت آں حضرت ﷺ یہ لباس بسیار سفید دو عمامہ سبز و چہرہ منور مثل بدو بر کرسی تصور کند الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ راست، الصلوۃ وسلام علیک یاحبیب ال اللہ چپ، الصلوۃ والسلام علیک یا نبی اللہ، در دل ضرب کند داین درود شریف راہر قدر کہ تواند پے درپے تکرار کند انشاء اللہ تعالی بہ مطلوب خواہد رسید۔

ترجمہ :۔ عشاء کی نماز کے بعد پاک وصاف کپڑے پہن کر خوشبو لگائے اور ادب سے مدینہ منورہ کی طرف منہ کرکے بیٹھے اور بارگاہ الہی والہ وسلم کی زیارت ہو جائیگی لیکن مرید کہتے ہیں کہ شرک ہے طریقت میں مرید نہیں مرید (بالفتح) کہا جاتا ہے۔ غور فرمایئے کہ اگر یہ درود پڑھنا شرک اور پڑھنے والا مشرک ہے تو مشرک کو زیارت کیسی ؟اور جو شرک کو بدعت کو جائز قرار دے اس کے کرنے کا حکم دی وہ کون ہوا؟

مولوی اشرف علی تھانوی نے لکھا کہ یوں جی چاہتا ہی کہ آج درود شریف زیادہ پڑھو ں، وہ بھی ان الفاظ سے کہ "الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ "(شکر النعمۃ بذکر رحمتہ الرحمتہ ص ۱۸)

مولوی حسین احمد مدنی نے لکھا :۔

چنانچہ وہابیہ کی زبان سے بارہا سنا گیا کہ الصلوۃ واسلام علیک یارسول اللہ کو سخت منع کرتے ہیں اور اہل حرمین پر سخت نفرین اور نداء اور خطاب پر کرتے ہیں اور ان کا

استمدادات ہیں اور کلمات ناشائستہ استعمال کرتے ہیں حالانکہ ہمارے مقدس بزرگان دین اس صورت اور جملہ صور درود شریف اگرچہ بصیغہ خطاب و نداء کیوں نہ ہوں مستحب و مستحسن جانتے ہیں اور اپنے متعلقین کو اسکا امر کرتے ہیں (الشہاب الثاقب ص ۶۵)

میں حضور ﷺ کے جمال مبارک کی زیارت کی التجا کرے اور دل کو تمام خیالات وساوس سے خالی کر کے یہ تصور کرے کہ حضور ﷺ بہت ہی سفید کپڑے پہنے اور سبز عمامہ باندھے کرسی پر چودھویں کے چاند کی طرح جلوہ افروز ہیں اور دائیں طرف الصلوۃ وسلام علیک یارسول اللہ اور بائیں طرف الصلوۃ واسلام علیک یاحبیب اللہ اور دل پر الصلوۃ والسلام علیک یانبی اللہ کی ضرب لگائے اور جس قدر ہو سکے اس درود شریف کو پے در پے پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی زیارت سے مشرف ہوگا۔

یہی حاجی امداد اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ الصلوۃ وسلام علیک یارسول اللہ بصیغہ خطاب میں بعض لوگ کلام کرتے ہیں یہ اتصال معنوی پر مبنی ہے لہ الخلق والامر عالم امر مقید بہ جہت طرف و قرب و بعد وغیرہ نہیں پس اس کے جواز میں شک نہیں ہے (امداد المشتاق ص ۵۹ مرتبہ تھانوی)

فائدہ ۔ تمام دیوبندیوں کے پیر و مرشد تو فرما رہے ہیں کہ اس درود شریف کے جائز ہونے میں کوئی شک نہیں ہے اور جو حضور ﷺ کو حاضر و ناظر جان کر اس درود شریف کو پڑھے اسکو حضور سید عالم ﷺ کی زیارت ہوتی ہے۔

ضیاء القلوب مصنفہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی مطبوعہ دیوبند ص ۳۹ میں ہے یا رسول اللہ ایک ہزار بار پڑھے انشاء اللہ بیداری یا خواب میں زیارت ہوگی یہ ہے نعرہ رسالت یارسول اللہ کی برکت مخالفین حضور کی امت کو حضور کی زیارت سے محروم رکھنا چاہتے ہیں۔

تمہ فتاویٰ امدادیہ ج ۴ ص ۲۴۶ مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی ہے۔

سوال :۔صلے اللہ علیک یا محمد یہ درود شریف پڑھنا کیسا ہے یاد آتا ہے کہ لا تجعلوا دعاء الرسول......الآیۃ کی تفسیر میں جامع البیان میں لکھا ہے کہ جس طرح عام لوگوں کو نام لے کر پکارتے ہو نہ پکارو اس سے اس درود کی ممانعت کا ثبوت ہوتا ہے ؟

جواب :۔اس آیت میں اس خطاب کی ممانعت ہے جو خلاف ادب واحترام ہو. اور اگر ادب وحرمت کیساتھ ہو جیسا کہ اقتراں صیغہ صلوۃ یہاں اس کا قرینہ ہے۔ گو اسم علم کیساتھ ہو وہ اس آیت سے ممنوع نہیں چنانچہ حدیث ضریر میں خود حضور پرنور ﷺ نے تعلیم فرمایا ہے حصن حصین میں کسی حدیث کی کتاب سے نقل کیا ہے۔

عقائد علماء دیوبند مصنفہ مولوی مطیع الحق دیوبندی مطبوعہ دیوبند ص ۳۵ / ۳۴ میں ہے۔

علماء دیوبند نداء رسول کو منع نہیں کرتے یارسول اللہ اگر بلا لحاظ معنی بے ساختہ اس طرح نکلا جیسے عام طور پر درود اگر بلا لحاظ معنی بے ساختہ اس طرح نکلا جیسے عام طور پر

وہاں و مصیبت کے وقت لوگ ماں باپ کو پکارتے ہیں تو بلاشک جائز ہے اگر درود شریف میں معنیٰ کا لحاظ رکھے ہوئے یارسول اللہ کہا جائے تب بھی بالکل جائز ہے غلبہ عشق ز محبت اور وجد و جوش میں پکارا تب بھی جائز اگر اس عقیدے سے کہا کہ اللہ تعالے ہماری اس نداء کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک اپنے فضل و کرم سے پہنچا دے گا تو اس طرح بھی جائز ہے اہل باطن اور صفائی قلب والے حضرت جن کیلئے بعد مکانی اور کثافت جسمانی دربار عالی تک درخواستوں اور عرضداشتوں کے پہنچانے میں مانع نہیں ہے اور جن کو درجہ و منصب حضوری حاصل ہے ان کیلئے بھی خطاب و نداء بالکل جائز ہے۔

آخری گذارش :۔ جی تو چاہتا ہے کہ لکھتا چلا جاؤں لیکن طوالت موجب ملالت سمجھ کر اسی پر اکتفا کرتا ہوں اور ناظرین سے اپیل ہے کہ بزرگان دین نے فرمایا کہ دور حاظر میں تین فتنوں کی بہتات ہے ان سے محفوظ رہنے کا بہتر وظیفہ درود شریف ہے۔ اسکی کثرت سے خاتمہ بر ایمان نصیب ہوگا اس لئے درود شریف کی کثرت کیجئے۔

الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی

بہاول پور (پاکستان) ۲۲ ربیع النور ۱۴۱۸ھ بروز پیر

فیض ملت کی تصانیف

فیوض الرحمٰن
ترجمہ اردو تفسیر روح البیان
(مکمل تیس پارے)

تاریخ محبوب مدینہ (مجلد)

شرح حدائق بخشش
۲۵ جلدیں

شہد سے میٹھا نام محمد ﷺ

دلوں کا چین
یعنی حاضر ناظر کا ثبوت

ندائے یارسول اللہ ﷺ

تحقیق الاکابر
فی قدم الشیخ عبد القادر

غایۃ المامول فی علم الرسول

سفرنامہ شام و عراق

ابوین مصطفیٰ

ذکر اویس

ذکر سیرانی

مزید تفصیل کیلئے فہرست کتب منگوائیں

ناشر: مکتبہ اویسیہ رضویہ سیرانی روڈ بہاولپور پاکستان